



سوال

(168) میت پر تین دن سے زیادہ رونا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مُردے پر تیسرے دن کے بعد رونا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو دیگر مسلمانوں (میت کے اعزہ واقارب وغیرہ) کے لیے حکم ہے کہ وہ صبر کریں۔ جزع فزع کرنا، گریبان پھاڑنا اور پیٹنا منع ہے۔ میت پر (سوک کرنے کے لیے) تین دن سے زیادہ رونے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ ہاں اگر بعد میں بھی بے اختیار رونا آجائے تو یہ منع نہیں ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آل جعفر کو یہ فرما کر چلے گئے کہ آپ تین دن بعد آئیں گے۔ تین دن بعد آکر فرمایا:

(لا تبکوا علی اخی بعد الیوم) (البوداد، التزجل، فی طلق الراس، ج: 4192)

”آج کے بعد میرے بھائی کو نہ رونا۔“

آنکھوں سے آنسو جاری ہونا اور دل کا پریشان ہونا خلاف شریعت نہیں بلکہ شفقت و رحمت اور نرم دلی کی دلیل ہے۔ چنانچہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ البسیف لوہار کے، جو کہ ابراہیم کے رضاعی باپ تھے، پاس آئے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو گود میں لے کر بوسہ دیا اور پیار کیا۔ بعد میں ہم دوبارہ گئے تو ابراہیم آخری سانس لے رہے تھے۔ یہ دیکھ کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

(یا ابن عوف انہا رحمۃ)

”ابن عوف! یہ تو شفقت (الہی) ہے۔“

دوسری مرتبہ پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:



مجلسِ تحقیقاتِ اسلامی
محدث فتویٰ

(إن العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول إلا ما يرضى ربنا وإنا بفراقك يا إبراهيم لمحزونون) (بخاری، الجنائز، قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا بک لمحزونون، ح: 1303)

”اُم نکھوں سے آنسو بیٹے ہیں اور دل عمگین ہوتا ہے مگر ہم صرف وہ بات کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہوتا ہے۔ ابراہیم! ہم تیری جدائی سے بہت عمگین ہیں۔“

انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھی روتی ہوئی ایک عورت کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اس سے فرمایا:

(التقی اللہ واصبري) (بخاری، الجنائز، زیارة القبور، ح: 1283)

”اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔“

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ: 427

محدث فتویٰ